سیرتِ افضل البشر بعد الانبیاء و الرسل

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

محرر : حافظ محمد فیضان
شہاب الدین عطاری

منقبتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

یقیناً منبعِ خوفِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
حقیقی عاشقِ خیرُالوریٰ صدّیقِ اکبر ہیں

بِلاشک پیکرِ صبر و رِضا صدّیقِ اکبر ہیں
یقیناً مخزنِ صِدق و وفا صدّیقِ اکبر ہیں

نہایت مُتّقی و پارسا صِدّیقِ اکبر ہیں
تقی ہیں بلکہ شاہِ اَتقیا صِدّیقِ اکبر ہیں

جو یارِ غار محبوبِ خدا صدّیقِ اکبر ہیں
وُہی یارِ مزارِ مصطفےٰ صدّیقِ اکبر ہیں

طبیبِ ہر مریضِ لادوا صدّیقِ اکبر ہیں
غریبوں بے کسوں کا آسرا صدّیقِ اکبر ہیں

امیر المؤمنیں ہیں آپ امامُ المسلمیں ہیں آپ
نبی نے جنّتی جن کو کہا صدّیقِ اکبر ہیں

سبھی اَصحاب سے بڑھ کر مقرّب ذات ہے انکی
رفیقِ سرورِ اَرض و سما صدیقِ اکبر ہیں

عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثماں سے بھی ہیں اعلیٰ
یقیناً پیشوائے مُرتَضٰی صدّیقِ اکبر ہیں

امامِ احمد و مالِک، امامِ بُو حنیفہ اور
امامِ شافعی کے پیشوا صدّیقِ اکبر ہیں

سبھی عُلمائے اُمّت کے، امام و پیشوا ہیں آپ
بِلاشک پیشوائے اَصفیا صدّیق اکبر ہیں

گناہوں کے مرض نے نیم جاں ہے کر دیا مجھ کو
طبیب اب بس مرے تو آپ یا صدّیقِ اکبر ہیں

نہ گھبراؤ گنہگارو تمہارے حشر میں حامی
محبِّ شافعِ روزِ جزا صِدّیقِ اکبر ہیں

نہ ڈر عطارؔ آفت سے خدا کی خاص رحمت سے
نبی والی ترے، مُشکلکُشا صدّیقِ اکبر ہیں

(وسائلِ بخشش)

الحمد لله رب العلمین و الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا و سید الانبیاء و المرسلین

اما بعد ! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

پڑھیے :

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ　　الصلوۃ و السلام علیک یا حبیب اللہ
الصلوۃ و السلام علیک یا نبی اللہ　　و علی آلک و اصحبک یا نور اللہ

درود شریف کی فضیلت :

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہیں: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ درودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اس دن اور اس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر)

صلوا علی الحبیب !　　صلی اللہ علی محمد

صدیقِ اکبر کی شان بذریعہ قرآن پاک:

وَ الَّذِیْ جَاءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِہٖ اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ط

ترجمہ کنز الایمان : اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔

مفسر شہیر امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی مشہور تفسیر " تفسیر کبیر " میں اس آیت مبارکہ کے تحت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا اس آیت مبارکہ میں سچ لانے والے سے مراد نبی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے اور تصدیق کرنے والے سے مراد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکت ہے۔ (تفسیرِ کبیر)

صدیقِ اکبر کی شان بذریعہ حدیثِ پاک:

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں؛ فرمایا: کہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو دوست بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہے اور اللہ نے تمہارے صاحب کو دوست بنایا۔ (مسلم)

صحابی کسے کہتے ہیں؟

جو مسلمان بحالت ایمان حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات سے سرفراز ہوئے اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا ان خوش نصیب مسلمانوں کو صحابی کہتے ہیں۔ (کرامات صحابہ)

سب سے افضل کون؟

اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ انبیاء (یعنی انبیاء و مرسلین انس وملَک علیہ الصلوۃ والسلام) کے بعد تمام عالم سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد حضرت عمر،ان کے بعد حضرت عثمان ، ان کے بعد حضرت علی ،ان کے بعد تمام عشرہ مبشرہ ،ان کے بعد باقی اہلِ بدر، ان کے بعد باقی اہلِ احد،ان کے بعد باقی اہل بیعت رضوان پھر تمام صحابہ علیہم الرضوان۔

یہ اجماع ابو منصور بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی نے نقل کیا۔(سوانح کربلا)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے حالات

نام : عبداللہ

کنیت : ابو بکر

القاب : صدیق اور عتیق

لقبِ صدیق کی وجہِ تسمیہ

صدیق کا معنی ہے بہت زیادہ سچ بولنے والا، آپ رضی اللہ عنہ زمانہ جاہلیت میں ہی اس لقب سے ملقب ہو گئے تھے کیونکہ آپ ہمیشہ ہی سچ بولتے تھے۔

لقبِ عتیق کی وجہِ تسمیہ

عتیق کا معنی ہے آزاد، سرکار علی مقام صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کوبشارت دیتے ہوئے فرمایا : اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ،یعنی تو نارِ دوزخ سے آزاد ہے اس لیے آپ کا یہ لقب ہوا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے؛ کہ جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم آگ سے اللہ کی طرف سے آزاد شدہ ہو۔ اس دن سے آپ کا نام عتیق رکھا گیا (ترمذی)

پیدائش:آپ رضی اللہ عنہ عام الفیل کے تقریبا ڈھائی برس بعد مکۃ المکرمہ میں پیدا ہوئے۔

انتقال: 22 جمادی الاخری 13ھ پیر شریف کے دن۔

نمازِ جنازہ:حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

مزار : آپ رضی اللہ عنہ،رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہیں۔

کاروبار:آپ رضی اللہ عنہ کپڑوں کے تاجر تھے۔

مدت خلافت : دو سال سات ماہ۔

حلیہ مبارکہ : حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا؛ حضرت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جسمانی خدوخال کیسے تھے؟ فرمایا آپ کا رنگ سفید جسم کمزور اور رخسار کم گوشت والے تھے، کمر کی جانب سے تہبند کو مضبوطی سے باندھا کرتے تھے تاکہ لٹکنے سے محفوظ رہے آپ کے چہرہ اقدس کی رگیں واضح نظر آتی تھی، اسی طرح ہتھیلیوں کی پچھلی رگیں بھی صاف نظر آتی تھی۔(تاریخ الخلفاء)

نسب شریف بذریعہ والد محترم: عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب ۔

مرۃ بن کعب تک آپ کے سلسلے میں کل چھ واسطے ہیں،اور اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب میں بھی مرۃ بن کعب تک چھ ہی واسطے ہیں اور مرۃ بن کعب پر جا کر آپ رضی اللہ عنہ کا سلسلہ نسب،سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے جاملتا ہے۔

نسب شریف بذریعہ والدہ محترمہ:عبداللہ بن ام الخیر سلمہ بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب۔

نسب ملاحظہ کیجئے:

نقشہ شجرۂ نسب

حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم	حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	
حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	ابوقحافہ عثمان (والد)	ام الخیر سلمی (والدہ)
حضرت سیدنا عبد المطلب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	عامر	صخر
حضرت سیدنا ہاشم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	عمرو	عامر
حضرت سیدنا عبد مناف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	کعب	
حضرت سیدنا قصی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	سعد	
حضرت سیدنا کلاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ	تیم	
حضرت سیدنا مرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ		
حضرت سیدنا کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ		
حضرت سیدنا لؤی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ		
حضرت سیدنا غالب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ		
حضرت سیدنا فہر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ		
حضرت سیدنا مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ		
حضرت سیدنا مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضرت سیدنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ۵۸ ویں پشت میں تھے۔		

نکاح: آپ نے کل چار نکاح کیے دو زمانہ اسلام میں اور دو زمانہ جاہلیت میں۔

انکے نام یہ ہیں: سیدتنا ام رومان بنت عامر، سیدتنا حبیبہ بنت خارجہ، سیدتنا اسماء بنت عمیس اور قتیلہ بنت عزی۔

قتیلہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا، اس لیے آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو طلاق دے دی۔(فیضانِ صدیقِ اکبر)

اولاد: آپ رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھی۔

انکے نام یہ ہیں: محمد ،عبداللہ، عبدالرحمان، عائشہ، اسماء، ام کلثوم رضی اللہ عنھم۔(فیضانِ صدیقِ اکبر)
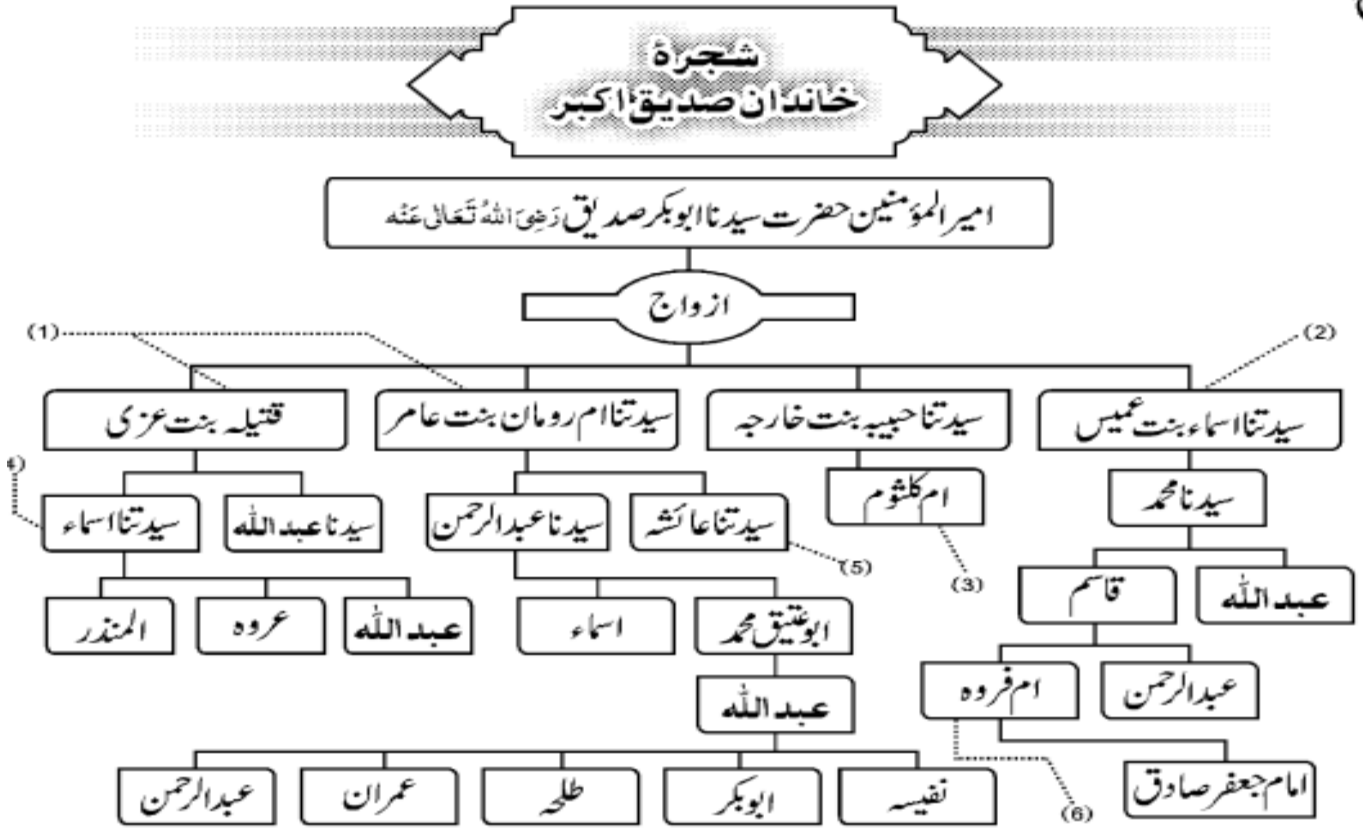
بھائی، بہن: آپ رضی اللہ عنہ کے دو بھائی اور تین بہن تھی۔

بھائی کے نام یہ ہیں : معتیق اور معتق۔

بہن کے نام یہ ہیں: ام فروہ ، قریبہ اور ام عامر۔(فیضان صدیق اکبر)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے چند واقعات

(1) بچپن کی حیرت انگیز حکایت:

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا، چند برس کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کے باپ ، آپ کو بت خانے میں لے گئے اور کہا یہ ہے تمہارے بلند و بالا خدا ،انہیں سجدہ کرو۔ جب آپ رضی اللہ عنہ بت کے سامنے تشریف لے گئے، فرمایا : "میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا"۔ وہ بت بھلا کیا جواب دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پتھر اس کو مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوت خداداد کی تاب نہ لا سکا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا، انہوں نے ایک تھپڑ رخسار مبارک پر مارا، اور وہاں سے آپ رضی اللہ عنہ کی ماں کے پاس لائے، اور سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا : اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ:

یا امۃ اللہ علی التحقیق ابشری بالولد العتیق اسمہ فی السماء الصدیق لمحمد صاحب و رفیق ، ترجمہ: اے اللہ عزوجل کی سچی بندی تجھے خوشخبری ہو یہ بچہ عتیق ہے آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا صاحب اور رفیق ہے۔

یہ روایت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خود مجلس اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان کی۔ جب یہ بیان کر چکے، جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی : صدق ابو بکر و ھو الصدیق ،ترجمہ:ابوبکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہے۔ یہ حدیث امام قسطلانی قدس سرہ النورانی نے شرح صحیح بخاری میں ذکر کی۔(عاشق اکبر)

(2) سب کچھ آقا پر قربان:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؛ کہ رحمت عالمیان مکی مدنی سلطان محبوب رحمٰن صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حقیقت نشان ہے : ما نفعني مال قط ما نفعني مال ابو بكر ، ترجمہ: مجھے کبھی کسی کے مال نے وہ فائدہ نہ دیا جو ابو بکر کے مال نے دیا۔ بارگاہ نبوت سے یہ بشارت سن کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رو دیےاور عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میرے اور میرے مال کے مالک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تو ہے۔

(عاشق اکبر)

وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے، وہی لب کہ محو ہوں نعت کے

وہی سر جو ان کے لیے جھکے، وہی دل جو ان پہ نِثار ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

(3) غار کے اس پار سمندر نظر آیا:

بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب دشمن کے دیکھ لینے کا خدشہ ظاہر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اگر یہ لوگ ادھر سے داخل ہوئے تو ہم ادھر سے نکل جائیں گے۔ عاشقِ اکبر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جوں ہی ادھر نگاہ کی تو دوسری طرف ایک دروازہ نظر آیا جس کے ساتھ ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور غار کے دروازے پر ایک کشتی بندھی ہوئی تھی۔(مکاشفۃ القلوب)

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث   تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمھاری ہے آس   بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں درود

(حدائقِ بخشش شریف)

(4) گستاخِ صحابہ سے دور رہو:

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمتہ اللہ القوی نقل کرتے ہیں : ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کے لیے کہا گیا، اس نے جواب دیا کہ میں اس کے پڑھنے پر قادر نہیں ہوں، کیونکہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رکھتا تھا جو مجھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہنے کی تلقین کرتے تھے۔

(شرح الصدور)

(5) صدیقی نشان:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اولاد کو " صدیقی " بولتے ہیں، ان کے پاؤں کے انگوٹھے میں آج بھی سانپ کے کاٹنے کا نشان نظر آنا ممکن ہے۔ مگر نہ دکھائی دینے پر کسی صدیقی صاحب کی صدیقیت پر بدگمانی جائز نہیں کہ ہر ایک میں یہ علامت واضح نہیں ہوتی۔ (عاشق اکبر)

مفسر شہید حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں : بعض صالحین کو فرماتے سنا گیا کہ جو شخص صدیقی یعنی حضرت محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی اولاد سے ہے انہیں سانپ یا تو کاٹتا نہیں اگر کاٹے تو زہر اثر نہیں کرتا، یہ اس لعاب شریف کا اثر ہے جو کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے انگوٹھے پر غارِ ثور میں سانپ کے ڈسنے کی جگہ لگایا تھا اور ان کی اولاد کے پاؤں کے انگوٹھے میں (سیاہ تل) ہوتا ہے حتی کہ اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے شیخ صدیقی ہو تو دونوں پاؤں کے انگوٹھے میں تل ہو گا۔ میں نے بہت سے صدیقی حضرات کے پاؤں کے انگوٹھے میں یہ تل دیکھے ہیں۔ غرضیکہ یہ عجیب معجزات ہیں (یعنی صدیقیوں کو سانپ کا نہ کاٹنا ،کاٹے توزہر کا اثر نہ کرنااور آج تک پاؤں کے انگوٹھے میں تل کا پایا جانا یہ سب سرکارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لعاب کے معجزات ہیں)۔(مرأۃ المناجیح)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی چند کرامات

(1) کھانے میں عظیم برکت:

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ نے دسترخوان نبوت پر کھا لیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپسی تشریف لائے، ان کی بیوی نے عرض کیا: کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں غائب رہیں؟ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ بیوی صاحبہ نے کہا میں نے کھانا پیش کیا مگر ان لوگوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر بہت زیادہ خفا ہوئے اور وہ خوف و دہشت کی وجہ سے چھپ گئے اور آپ کے سامنے نہیں آئے پھر آپ کا غصہ جب کم ہو گیا تو آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھا لیا ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے متعجب ہو کر اپنی بیوی صاحبہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ بیوی صاحبہ نے کہا قسم کھا کر کہا: واقعی یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا بڑھ گیا ہے پھر آپ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے، جب صبح ہوئی تو ناگہاں مہمانوں کا ایک قافلہ دربار رسالت میں اترا جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار تھے اور بہت سے دوسرے شتر سوار بھی تھے ،وہ سب لوگوں نے بھی یہی کھانا کھایا اور قافلے کے تمام سردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا، لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔ (کرامت صحابہ)

(2) شکمِ مادر میں کیا ہے؟

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض وفات میں اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پیاری بیٹی ! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن اور محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہذا تم لوگوں میرے مال کو قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ لے لینا یہ سن کر حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ: ابا جان میری تو ایک ہی بہن "بی بی اسماء" ہیں۔ یہ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری بیوی " بنت خارجہ " جو حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام " ام کلثوم "رکھا گیا۔ (تاریخ الخلفاء)

اس حدیث کے بارے میں علامہ تاج الدین سبکی رحمتہ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں۔

اول: یہ کہ آپ رضی اللہ عنہ کو قبل وفات یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اسی مرض میں دنیا سے رحلت کروں گا اس لیے کہ بوقت وصیت آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا مال آج میرے وارثوں کا مال ہو چکا ہے۔

دوم : یہ کہ حاملہ کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

ظاہر ہے کہ ان دونوں باتیں کا علم یقینا غیب کا علم ہے جو بلا شبہ اور بالیقین پیغمبر کے جانشین حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دو عظیم الشان کرامتیں ہیں۔(ازالۃالخفاء)

(3)کلمہ طیبہ سے قلعہ مسمار:

امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قیصر سے جنگ کے لیے مجاہدین اسلام کی ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو اس فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔ یہ اسلامی فوج قیصرروم کی لشکری طاقت کے مقابلے میں صفر کے برابر تھی مگر جب اس فوج نے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ مارا، توکلمہ طیبہ کی آواز سے قیصرِ روم کے قلعہ میں ایسا زلزلہ آگیا کہ پورا قلعہ مسمار ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور دم زدن میں قلعہ فتح ہو گیا۔ بلا شبہ یہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ نے اپنے دست مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی بشارت دے کر اس فوج کو جہاد کے لیے روانہ فرمایا تھا۔(ازالۃ الخفاء)

(4)سلام سے دروازہ کھل گیا:

جب حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقدس جنازہ لے کر لوگ حجرہ مدینہ منورہ کے پاس پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا کہ : السلام علیک یا رسول اللہ ! ھذاابو بکر(یعنی آپ پر سلام ہو اے اللہ کے رسول!یہ ابو بکر ہے) یہ عرض کرتے ہی روزہ منورہ کا بند دروازہ یک دم خود بہ خود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے غیبی آواز سنی : ادخلواالحبیب الی الحبیب (یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو)۔ (تفسیر کبیر)

(5)مدفن کے بارے میں غیبی آواز:

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے؟ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو شہدائے کرام کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے اور بعض حضرات چاہتے تھے کہ آپ کی قبر شریف جنت البقیع میں بنائی جائے، لیکن میری دلی خواہش یہی تھی کہ آپ میرے اسی حجرے میں سپرد خاک کیا جائے جس میں سید المبلغین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منور ہے۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور خواب میں یہ آواز میں نے سنی کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ : ضمواالحبیب الی الحبیب(یعنی حبیب کو حبیب سے ملا دو) خواب سے بیدار ہو کر میں نے لوگوں سے اس آواز کا ذکر کیا تو بہت سے لوگوں نے کہا کہ یہ آواز ہم لوگوں نے بھی سنی ہے اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر بہت سے لوگوں کے کانوں میں بھی یہ آواز آئی ہے۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام علیہ رضوان کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ آپ کی قبر اطہر روضہ منورہ کے اندر بنائی جائے۔ اس طرح آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو اقدس میں مدفون ہو کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے قربِ خاص سے سرفراز ہو گئے۔ (شواہد النبوہ)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی چند فضیلتیں

(1)صاحبہ:اللہ پاک نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن مجید میں صاحبہ یعنی نبی کے ساتھی فرمایا ،یہ فرمان کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

(2)ثانی اثنین:اللہ پاک نے آپ رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن مجید میں ثانی اثنین یعنی دو میں سے دوسرا فرمایا، یہ فرمان کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

(3) نامِ صدیق : آپ رضی اللہ عنہ کا نام صدیق آپ کے رب نے رکھا، آپ کے علاوہ کسی کا نام صدیق نہ رکھا۔(ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

(4) رفیقِ ہجرت : جب کفار مکہ کے ظلم و ستم اور تکلیف رسانی کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق ہجرت تھے۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

(5) یارِغار : اس ہجرت کے موقع پر صرف آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار رہے۔(تاریخ الخلفاء)

(6)صرف ابو بکر کا دروازہ کھلا رہے گا : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری ایام میں حکم ارشاد فرمایا : مسجد نبوی میں کسی کا دروازہ باقی نہ رہے گا مگر ابو بکر کا دروازہ بند نہ کیا جائے گا۔ (بخاری)

(7) جنت میں پہلا داخلہ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبریل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازے دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہو گی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ابو بکر میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہو گے۔ (ابو داود)

(8) تین لقمے اور تین مبارک بادیں : ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تیار کیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلایا سب کو ایک ایک لقمہ عطا کیا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تین لقمے عطا کیے۔ حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی وجہ پوچھی تو ارشاد فرمایا : جب پہلا لقمہ دیا تو حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا : اے عتیق ! تجھے مبارک ہو، جب دوسرا لقمہ دیا تو حضرت میکائیل علیہ السلام نے کہا : اے رفیق ! تجھے مبارک ہو اور تیسرا لقمہ دیا تو اللہ کریم نے فرمایا : اے صدیق ! تجھے مبارک ہو۔(الحاوی للفتاوٰی)

(9) **سب سے افضل :** حضرت سیدنا ابو درداء ضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا : کیا تم اس کے آگے چل رہے ہو جو تم سے بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ نبی اور رسول کے بعد ابو بکر سب سے افضل ،کسی شخص پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا۔ (فضائل الخلفاء)

(10) **گھر کے صحن میں مسجد:** ہجرت سے قبل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہوئی تھی چنانچہ حضرت سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : میں نے ہوش سنبھالا تو والدین دین اسلام پر عمل کرتے تھے ،کوئی دن نہ گزرتا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن کے دونوں کناروں صبح و شام ہمارے گھر تشریف لاتے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خیال آیا کہ وہ اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنا لیں، پھر وہ اس میں نماز پڑھتے تھے اور بلند آواز میں قرآن مجید پڑھتے تھے، مشرکین کے بیٹے اور ان کی عورتیں سب اس کو سنتے اور تعجب کرتے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھتے تھے۔ (بخاری)

(11) **سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے :** پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا: جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر ہے۔اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل یعنی گہرا دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔(بخاری)

(12) **حوض کوثر پر رفاقت :** پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے صاحب ہو حوضِ کوثر پر اور تم میرے صاحب ہو غار میں۔ (ترمذی)

(13) سب سے زیادہ مہربان : شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام سے استفسار فرمایا: میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟ سیدنا جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا: ابو بکر (آپ کے ساتھ ہجرت کریں گے) وہ آپ کے بعد آپ کی امت کے معاملات سنبھالیں گے اور وہ امت میں سے سب سے افضل اور امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے۔(جمع الجوامع)

(14) صدیق اکبر کے احسانات : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ پاک انہیں روز قیامت عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

(15) خاص تجلی : پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم غارِ ثور تشریف لے جانے لگے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونٹنی پیش کرتے ہوئے عرض کی : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اس پر سوار ہو جایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے پھر آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا: اے ابو بکر ! اللہ پاک تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔ عرض کی : وہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک تمام بندوں پر عام تجلی اور تم پر خاص تجلی فرمائے گا۔ (الریاض النضرۃ)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی چند شان

(1) تو میں مفتری کی سزا دونگا:

ابن عساکر علیہ رحمۃ اللہ قادر نے عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ؛کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم نے فرمایا: جو مجھے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنھما سے افضل کہے گا تو میں اس کو مفتری کی (یعنی الزام لگانے والے کو دی جانے والی) سزا دوں گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر)

(2) 7 غلام خرید کر آزاد کیے:

امیر المومنین حضرت ابو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے 7 غلاموں کو خرید کر ان کو آزاد کیا، ان سب غلاموں پر اللہ عزوجل کی راہ میں ظلم توڑا جاتا تھا اور انہیں (یعنی صدیق اکبر) کے لیے یہ آیت اتری:

وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقٰى ،ترجمہ کنز الایمان : اور بہت اس (یعنی دوزخ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔ امام فخر الدین رازی علہ رحمۃ اللہ الباقی کے حوالے سے ہے ہم سنیوں کے مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ اَتْقٰی سے مراد حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہے۔ (فتاوی رضویہ)

قصرِ پاکِ خلافت کے رکنِ رکیں　　شاہِ قوسین کے نائبِ اوّلیں

یارِ غار شہنشاہ دنیا و دیں　　اصدق الصادقین سید المتقین

چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

(3) صدیقِ اکبر کی شان اور قرآن:

اعلٰحضرت رحمتہ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں : حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی علیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : کہ سورۃ واللیل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سورۃ ہے اور سورۃ والضحی حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سورۃ ہے۔ (تفسیر کبیر)

وصفِ رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح و الشمس و ضحیٰ کرتے ہیں

ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش شریف)

(4)صدیقِ اکبر نے امامت فرمائی:

امام بخاری اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہماحضرت سیدناابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی؛ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مریض ہوئے اور مرض نے غلبہ کیا تو فرمایا : کہ ابوبکر(رضی اللہ عنہ) کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں۔ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے عرض کی : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! وہ نرم دل آدمی ہے، آپ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھا سکیں گے۔فرمایا : حکم دو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو نماز پڑھائیں۔ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے پھر وہی عذر پیش کیا۔ حضور ﷺ نے پھر یہی حکم بتاکید فرمایا اورسیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں نماز پڑھائی۔ یہ حدیث متواتر ہے۔ (جو کہ) حضرت عائشہ ،ابن مسعود ،ابن عباس ،ابن عمر ،عبداللہ بن ابو سعید، علی بن ابی طالب اور حفصہ (رضی اللہ عنہم) وغیرھم سے مروی ہے۔

علماء فرماتے ہیں اس حدیث میں اس پر بہت واضح دلالت ہے کہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مطلقا تمام صحابہ سے افضل اور خلافت وامامت کے لیے سب سے احق و اولی (یعنی زیادہ حقدار اور بہتر ہے)۔ (تاریخ الخلفاء)

علم میں، زہد میں بے شبہ تو سب سے بڑھ کر ۔۔۔ کہ امامت سے تری کھل گئی جوہرِ صدیق

اس امامت سے کھلاتم ہو امام اکبر ۔۔۔ تم یہی رمز نبی کہتے ہیں حیدر صدیق

(دیوانِ سالک)

(5)دشمن خنزیر و بندر بن گئے:

حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ثقات سے نقل کیا ہے کہ ہم لوگ تین آدمی ایک ساتھ یمن جارہے تھے ہمارا ایک ساتھی جو کوفی تھا وہ حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی شان میں بدزبانی کررہا تھا، ہم لوگ اس کو بار بار منع کرتے تھے مگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتا تھا ، جب ہم لوگ یمن کے قریب

پہنچ گئے اور ہم نے اس کو نماز فجر کے لیے جگایا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی یہ خواب دیکھا ہے کہ رسول اللہ عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم میرے سر ہانے تشریف فرما ہوئے اور مجھے فرمایا کہ اے فاسق ! خداوند تعالی نے تجھ کو ذلیل و خوار فرمادیا اور تو اسی منزل میں مسخ ہو جائے گا۔اس کے بعد فوراً ہی اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہو گئے اور تھوڑی دیر میں اس کی صورت بالکل ہی بندر جیسی ہوگئی۔ہم لوگوں نے نماز فجر کے بعد اس کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے اوپر رسیوں سے جکڑ کر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔غروب آفتاب کے وقت جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو چند بندر وہاں جمع تھے۔جب اس نے بندروں کے غول کو دیکھا تو رسی تڑوا کر یہ اونٹ کے پالان سے کود پڑا اور بندروں کے غول میں شامل ہوگیا۔ہم لوگ حیران ہو کر تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے تا کہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ بندروں کا غول اس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے تو ہم نے یہ دیکھا کہ یہ بندروں کے پاس بیٹھا ہوا ہم لوگوں کی طرف بڑی حسرت سے دیکھتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔گھڑی بھر کے بعد جب سب بندروہاں سے دوسری طرف جانے لگے تو یہ بھی ان بندروں کے ساتھ چلا گیا۔(شواہد النبوۃ)

اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ایک مرد صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرات ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنھماکو برا بھلا کہا کرتا تھا ہر چند ہم لوگوں نے اس کو منع کیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑارہا، تنگ آ کر ہم لوگوں نے اس کو کہہ دیا کہ تم ہمارے قافلہ سے الگ ہوکر سفر کرو۔چنانچہ وہ ہم لوگوں سے الگ ہو گیا جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ گئے اور کام پورا کر کے وطن کی واپسی کا قصد کیا تو اس شخص کا غلام ہم لوگوں سے ملا ، جب ہم نے اس سے کہا کہ کیا تم اور تمہارا مولی ہمارے قافلہ کے ساتھ وطن جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ یہ سن کر غلام نے کہا کہ میرے مولی کا حال تو بہت ہی برا ہے، ذرا آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا حال دیکھ لیجئے۔

غلام ہم لوگوں کو ساتھ لے کر ایک مکان میں پہنچا وہ شخص اداس ہوکر ہم لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ پر تو بہت بڑی افتاد پڑ گئی۔ پھر اس نے اپنی آستین سے دونوں ہاتھوں کو نکال کر دکھایا تو ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھوں کی طرح ہو گئے تھے۔ آخر ہم لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اپنے قافلہ میں شامل کر لیا لیکن دوران سفر ایک جگہ چند خنزیروں کا ایک جھنڈ نظر آیا اور شخص بالکل ہی ناگہاں مسخ ہوکر آدمی سے خنزیر بن گیا اور خنزیروں کے ساتھ مل کر دوڑنے بھاگنے لگا مجبورا ہم لوگ اس کے غلام اور سامان کو اپنے ساتھ کوفہ تک لائے۔(شواہد النبوۃ)

(6) شیخین کا دشمن کتا بن گیا:

اسی طرح حضرت امام مستغفری رحمہ اللہ تعالی علیہ ایک بزرگ سے ناقل ہیں کہ میں نے ملک شام میں ایک ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کی جس نے نماز کے بعد حضرات ابو بکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حق میں بددعا کی۔ جب دوسرے سال میں نے اس مسجد میں نماز پڑھی تو نماز کے بعد امام نے حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالی عنہما کے حق میں بہترین دعامانگی ، میں نے مصلیوں سے پوچھا کہ تمہارا پرانا امام کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ آپ ہمارے ساتھ چل کر اس کو دیکھ لیجئے میں جب ان لوگوں کے ساتھ ایک مکان میں پہنچا تو یہ دیکھ کر مجھ کو بڑی عبرت ہوئی کہ ایک کتا بیٹھا ہوا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم وہی امام ہو جو حضرات شیخین کے لئے بددعا کیا کرتا تھا؟ تو اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ : ہاں! (شواہد النبوۃ)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے چند فرامین

(1)محبتِ الٰہی :

سیدنا امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ جس نے خالص محبت الٰہی کا مزہ چکھ لیا وہ اس کو دنیا کی طلب سے متنفر کر دے گی اور اس میں رہنے والے تمام انسانوں سے متوحش (یعنی متنفر) کر دے گی۔ (ازالۃ الخفاء)

(2)خوش قسمت شخص:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جو ابتدائے اسلام میں یعنی فتنوں کے سر اٹھانے سے پہلے دنیا سے چلا گیا۔(مسند الفردوس)

(3)پڑوسی سے جھگڑا مت کرو:

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑا مت کرو کیونکہ یہ تو یہی رہے گا لیکن جو لوگ تمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے اور مختلف قسم کی باتیں بنائیں گے۔(کنزالعمال)

(4)رونے جیسی صورت ہی بنالو:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جو رونے کی طاقت رکھتا ہو اسے رونا چاہیے، ورنہ رونے جیسی صورت ہی بنا لے۔ (شعب الایمان)

(5)سحری کا وقت:

حضرت سیدنا سالم بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ سے فرمایا کرتے تھے میرے اور فجر (یعنی طلوع صبح صادق) کے مابین کھڑے ہوجاؤ تاکہ میں سحری کرلوں یعنی سحری کا وقت ختم ہوں تو بتانا۔سیدنا ابو قلابہ ، حضرت سیدنا ابو سفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے : میرے سحری کرنے تک دروازہ بند کر دو۔(تاریخ الخلفاء)

(6)چھوٹی سی تکلیف پر بھی اجر:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بھی منقول ہے کہ بلاشبہ مسلمانوں کو ہر چیز پر اجر دیا جاتا ہے حتی کہ چھوٹی سی مصیبت اور تسمے کے ٹوٹنے پر بھی نیز اس مال پر بھی جو اس کے آستین میں پڑا ہوا ہو پھر وہ مسلمان اسے ڈھونڈتا پھرے اور اس مال کے گم ہونے کا اندیشہ ہو پھر اسے ذہن پر زور دے کر حاصل کرے۔ (الزھد للامام احمد)

(7)پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی:

حضرت سیدنا ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں اہل یمن کا ایک وفد حاضر ہوا جب انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی لیکن اب دل سخت ہو گئے ہیں (فیضان صدیق اکبر)

(8)ذکر اللہ سے غفلت کا انجام:

حضرت سیدنا میمون بن مہران علیہ رحمۃ اللہ الحنان سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک بڑے پروں والا کوا پیش کیا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پروں کو ہاتھ لگا کے دیکھا اور ارشاد فرمایا: کوئی شکار اس وقت تک شکار نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کوئی درخت اس وقت تک کاٹا جاتا ہے جب تک کہ ذکر اللہ سے غافل نہ ہو جائے۔ (فیضان صدیق اکبر)

(9)رضائے الٰہی کے سبب دعا قبول:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کے حق میں جو اللہ عزوجل کی رضا کی خاطر کی جائے قبول ہو جاتی ہے۔ (الزھد للامام احمد)

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی چند آرزوئیں

(1)مؤمن صالح کا کوئی بال ہوتا:

حضرت سیدنا ابو عمران جونی علیہ رحمتہ اللہ القوی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش ! میں ایک مومن صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔ (الزھدللامام احمد)

(2)کاش میں ایک درخت ہوتا:

حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتاہے۔ (الزھدللامام احمد)

(3)کاش میں سبزہ ہوتا:

حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یوں فرمایا: اے کاش!میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھا جاتے۔(مسند ابو بکر صدیق)

(4) 3 چیزیں پسند ہیں:

آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے تین چیزیں پسند ہیں :

(1) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر انوار کا دیدار کرتے رہنا۔

(2) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا مال خرچ کرنا۔

(3) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ تینوں خواہشیں رسولِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پوری فرما دی :

(1) آپ رضی اللہ عنہ کو سفر و حضر میں رفاقت حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نصیب رہی یہاں تک کہ غارِ ثور کی تنہائی میں آپ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور زیارت سے مشرف ہونے والا نہ تھا۔

(2) اسی طرح مالی قربانی کی سعادت اس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال و سامان سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر قربان کر دیا۔

(3) مزارِ پر انوار میں بھی اپنے دائمی رفاقت و قربت عنایت فرمائی۔ (عاشق اکبر)

میرے تو آپ ہی سب کچھ ہے رحمت عالم میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لیے

منقبتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یارِ غار محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

الٰہی رحم فرما خادمِ صدیق اکبر ہوں
تری رحمت کے صدقے واسطہ صدیق اکبر کا

رُسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا

گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں
سہارا لیں ضعیف و اَقویا صدیق اکبر کا

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت
بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا

مقامِ خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو
بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

نبی کا اور خدا کا مدح گو صدیق اکبر ہے
نبی صدیق اکبر کا خدا صدیق اکبر کا

ضیا میں مہرِ عالم تاب کا یوں نام کب ہوتا
نہ ہوتا نام اگر وجہِ ضیا صدیق اکبر کا

خدا اِکرام فرماتا ہے اَتقٰی کہہ کے قرآں میں
کریں پھر کیوں نہ اِکرام اَتقِیا صدیق اکبر کا

صفا وہ کچھ ملی خاکِ سر کوئے پیمبر سے
مُصَفّا آئینہ ہے نقشِ پا صدیق اکبر کا

لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کہ لٹ لٹ کر حسن گھر بن گیا صدیق اکبر کا

(ذوقِ نعت)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔

آمین!

تمت بالخیر

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تحریر: حافظ محمد فیضان بن شہاب الدین عطاری (درجہ خامسہ)

معاون: شیخ شہادت علی بن اسلم علی (درجہ خامسہ)

جامعۃ المدینہ فیضانِ بہارِ مدینہ

تاریخ: 13 ربیع الغوث 1443ھ بمطابق 19 نومبر 2021ء بروز جمعۃ المبارک